روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 14 مئی 2014ء 14 رجب 1435 ہجری 14 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 109

رحم کا پیکر

حضرت علیؓ نے اپنے لشکر کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:
مدمقابل کو قید کرنا اور ان کے اموال لوٹنا ہرگز جائز نہیں جو ایک خدا کا اقرار کرتے ہیں۔ تمہارے لئے صرف ان کے ہتھیار اور جنگی سواریاں جائز ہیں۔
خوارج کو حضرت علیؓ سے جو شکوے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ وہ کسی کو قیدی بنانے اور مال لوٹنے کی اجازت نہیں دیتے۔
فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے بھائیوں کو قتل کرنا اور ان کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنا نہیں چاہتا۔
جنگ صفین کے بعد ایک قیدی آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اسے آزاد کر دیا اور فرمایا میں تمہارے معاملہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب فریقین میں جنگ جاری تھی اور ایک ایک فرد دونوں لشکروں کے لئے بہت قیمتی تھا۔ (خلفائے محمدؐ ص 63)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے کہ ہم نے ایک فاختہ کے دو بچے دیکھے بچے ابھی چھوٹے تھے ہم نے وہ بچے پکڑ لئے جب فاختہ واپس آئی تو وہ چاروں طرف گھبرا کر اُڑنے لگی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُس مجلس میں تشریف لے آئے اور آپؐ نے فرمایا۔ اِس جانور کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف دی؟ فوراً اس کے بچوں کو چھوڑ دو تا کہ اِس کی دلجوئی ہو جائے۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی کراهیة حرق العدو ۔ ابوداؤد کتاب الادب باب فی قتل الذر)

اِسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے چیونٹیوں کا ایک غار دیکھا اور ہم نے پھونس ڈال کر اُسے جلا دیا۔ اِس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا؟ ایسا کرنا مناسب نہیں۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی کراهیة حرق العدو ۔ ابوداؤد کتاب الادب باب فی قتل الذر)

ایک دفعہ آپؐ نے دیکھا کہ ایک گدھے کے منہ پر نشان لگایا جا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نشان کیوں لگا رہے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ رومی لوگوں میں اعلیٰ گدھوں کی پہچان کے لئے نشان لگایا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسا مت کیا کرو۔ منہ جسم کا نازک حصہ ہے۔ اگر نشان لگانا ہی پڑے تو جانور کی پیٹھ پر نشان لگا دیا کرو۔ چنانچہ اُسی وقت سے مسلمان جانور کی پیٹھ پر نشان لگاتے ہیں اور اب اُن کی دیکھا دیکھی یورپ والے بھی پیٹھ پر ہی نشان لگاتے ہیں۔

آپؐ مذہبی رواداری پر نہایت زور دیتے تھے اور خود بھی اعلیٰ درجہ کا نمونہ اِس بارہ میں دکھاتے تھے۔ یمن کا ایک عیسائی قبیلہ آپؐ سے مذہبی تبادلہ خیال کرنے کے لئے آیا۔ جس میں اُن کے بڑے بڑے پادری بھی تھے۔ مسجد میں بیٹھ کر گفتگو شروع ہوئی اور گفتگو لمبی ہوگئی۔ اِس پر اِس قافلہ کے پادری نے کہا اب ہماری نماز کا وقت ہے ہم باہر جا کر اپنی نماز ادا کر آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہر جانے کی کیا ضرورت ہے ہماری مسجد میں ہی اپنی نماز ادا کر لیں۔ آخر ہماری مسجد خدا کے ذکر ہی کے لئے بنائی گئی ہے۔

(زرقانی جلد 4 صفحہ 41)
(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 267)

روحانی ترقی اور مجاہدہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔
”دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بڑوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 339)
(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔ اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔
پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔
مورخہ 14 اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے بارہ میں مزید وضاحت فرمائی:۔
مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کے دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔ بہرحال جو میں نے تحریک کی تھی اس کی طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے جماعت کو۔
حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر جمعرات کو تمام احباب جماعت روزہ رکھیں۔ اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو پیر والے دن روزہ رکھ لیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین
(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ادا ریہ

جس کی بیعت کر کے ''جن'' ٹھیک ہو گیا

حضرت مسیح موعود کی بعثت کا اصل مقصد روحوں کی اصلاح ہے اور ایمان کو دلوں کی زمین میں واپس لا کر مضبوطی سے قائم کرنا ہے۔ یہ نظارے آغاز احمدیت سے ہمیں کثرت سے نظر آتے ہیں۔ بے شمار لوگ ایسے ہیں جنہوں نے بیعت کرنے والوں کی پاک تبدیلیوں کو دیکھا اور سمجھ لیا کہ یہ رخ بدلنے والا عام انسان اور جھوٹا نہیں خدا کا مامور ہی ہوسکتا ہے۔

محمد اکرم خان درانی صاحب کا تعلق چارسدہ کے قریب موضع ڈب سے تھا۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کی بیعت کی توفیق پائی۔

احمدی ہونے سے قبل آپ کی زندگی اخلاقی لحاظ سے زیادہ اچھی نہ تھی۔ ان کے والد صاحب جب فوت ہوئے تو آپ کی عمر تقریباً 18 برس تھی۔ بڑا بیٹا ہونے کے ناطے سب جائیداد کا انتظام آپ کے ہاتھ میں تھا۔ دوستوں کے ساتھ زیادہ وقت گزرتا۔ دو تین شادیاں کیں مگر گھر پہلی بیوی کے ساتھ ہی بسایا۔ احمدی ہونے کے بعد آپ میں اس قدر تبدیلی ہوئی کہ آپ کی والدہ نے بھی بیعت کر لی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے احمدیت کیوں قبول کی تو انہوں نے جواباً فرمایا کہ میں نے بیعت اس لئے کی ہے کہ جس شخص کی بیعت کر کے یہ ''جن'' ٹھیک ہو گیا وہ یقیناً بہت بزرگ اور سچا انسان ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدیت نے آپ کی زندگی میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ آپ حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ حقوق العباد کا بھی پورا خیال رکھتے۔ آپ نے اپنے بھائیوں کی تعلیم و تربیت کا پورا خیال رکھا۔ اس بناء پر سب بھائیوں کے باہمی تعلقات بہت مثالی تھے۔ آپ اپنے تمام مزارعین کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ غریبوں کی امداد کرتے۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ (سابقہ صوبہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ صفحہ 188)

حاجی بختیار احمد صاحب مالاکنڈ کے بنجر اور سنگلاخ علاقہ سے واحد خوش نصیب تھے۔ جن کو 1954ء میں بیعت کی توفیق ملی۔ 1963ء میں حج کی توفیق پائی۔ مکہ میں ایک انڈونیشین عورت ان کو اپنے ملکی حجاج کے پاس لے گئی۔ مکرم حاجی صاحب حیران تھے کہ یہ ان کو کہاں لے جا رہی ہے۔ وہاں پہنچ کر اس عورت نے کہا:

''مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ امسال صرف دو لوگوں کا حج قبول ہوا ہے۔ اس کے بعد الحاج بختیار کی طرف اشارہ کر کے، ان میں سے ایک یہ شخص ہے کہ جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس کا حج قبول ہوا ہے۔

اپنے عملی نمونہ سے احمدیت کی زندہ تصویر تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بھی شوق تھا۔ آپ کئی لوگوں کی ہدایت کا باعث بنے۔ ان میں سے ایک معروف شخصیت وارث خان کی تھی جو پشتو فلموں کے مشہور کردار اور فنکار تھے اور الحاج کے ذریعہ انہوں نے احمدیت قبول کر کے ان سب لغویات سے توبہ کر لی تھی۔ اسی طرح آپ کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ نے بھی آپ کے حسن اخلاق اور دین کے لئے فدائیت کو دیکھتے ہوئے بیعت کر لی۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ (سابقہ صوبہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ صفحہ 213)

یہ واقعات آج بھی رونما ہو رہے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 14 فروری 2014ء میں فرماتے ہیں۔

ہمارے (مربی) قرغزستان نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ احمدی مکرم عمر صاحب، انہوں نے 10 جون 2002ء کو بیعت کی تھی۔ اٹھاون برس اُن کی عمر ہے۔ پیدائشی مسلمان تھے لیکن کمیونسٹ نظریات کے حامی تھے۔ انہوں نے بیعت کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔ کہتے ہیں کہ جس دن خاکسار نے بیعت کے لئے خط لکھا وہ دن درحقیقت میری زندگی کا ایک یادگار دن تھا اور مَیں اُس دن کو اپنی ایک نئی پیدائش سے تعبیر کرتا ہوں۔ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس سے قبل مَیں ہر طرح کی دینی جماعتوں کے پاس گیا، مگر میری زندگی میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہ ہو سکی، جبکہ بیعت کے بعد میری زندگی میں حقیقی روحانی انقلاب برپا ہو گیا تھا۔ بیعت سے پہلے نماز میرے لئے ایک بالکل اجنبی چیز تھی۔ مگر آج یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجوقتہ نماز میری زندگی کا ایک لازمی جزو بن چکی ہے۔ اور تہجد میں ناغہ کرنا میرے لئے ایک امرِ محال ہے اور آج میرا دل اس یقین سے پُر ہے کہ جب انسان سچائی کی تلاش میں نکل پڑتا ہے تو اُس کی منزل اُسے ضرور مل جاتی ہے اور اُسی منزل پر پہنچ کر ہی اُس کی حقیقی روحانی تربیت ہوتی ہے اور اُسے ترقی نصیب ہوتی ہے اور یہی وقت دراصل اُس کی قلبی تسکین کا وقت ہوتا ہے۔

تو یہ انقلابات ہیں جو لوگوں میں، نئے آنے والوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔

پھر ہمارے مشنری کوتونو، افریقہ سے لکھتے ہیں کہ ادریسو صاحب آرمی میں لیفٹیننٹ کی پوسٹ پر تعینات ہیں۔ 2013ء میں انہوں نے بیعت کی۔ وہ اپنی قبولیتِ احمدیت کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ میری پیدائش مسلمانوں کی عید کے دن ہوئی تھی۔ تو میرے مشرک باپ نے دائی سے کہا کہ اس کا مسلمانوں کا نام رکھو۔ وہاں افریقہ میں یہ رواج ہے کہ جس دن پیدا ہو اُس دن کا نام رکھ دیتے ہیں یا اُن خصوصیات کی وجہ سے بعض نام رکھے جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں بہرحال عید والے دن میں پیدا ہوا، باپ تو میرا مشرک تھا لیکن مسلمانوں کی عید ہو رہی تھی۔ میرے باپ نے کہا کہ اس کو مسلمان بنانا ہے اس کا مسلمان نام رکھو کیونکہ یہ عید کے دن پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں بچپن میں مَیں نے کچھ عرصہ مسجدوں کا رُخ کیا مگر ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد واپس آ رہا تھا تو چوٹ لگ گئی۔ خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے آ رہا ہوں تو ٹھوکر لگنے کا تو سوال ہی نہیں کہ میں گروں اور چوٹ لگ جائے یا کسی بھی ذریعہ سے چوٹ لگے، تو اس خیال سے کہ خدا کی عبادت کے بعد بھی ٹھوکر لگی تو پھر عبادت کا فائدہ کیا؟ کہتے ہیں مَیں اسلام کو چھوڑ کر عیسائی ہو گیا اور کبھی ایک چرچ میں جاتا، کبھی دوسرے چرچ میں اور عیسائیت میں بھی فرقے بدلتا رہتا۔ کہتے ہیں میرے مسائل اور بڑھ گئے یہاں تک کہ بیوی سے بھی جھگڑا ہو گیا، سکون برباد ہو گیا۔ ہر وقت پریشانیوں میں گھرا رہتا تھا۔ کہتے ہیں میرے والدین اور بزرگ تھے۔ انہوں نے ہمارے گھریلو مسائل سلجھانے کی کوشش کی، بہت میٹنگیں ہوئیں، پنچائتیں ہوئیں، صلح کروانے کی ہر کوشش ہوئی لیکن بیکار، بے فائدہ۔ ان حالات میں جماعت کے داعی الی اللہ، محمد صاحب اُن کو ملے۔ کہتے ہیں اُن کو میرے حالات کا علم ہوا تو کہنے لگے تم نے تمام نسخے آزما لئے۔ مسلمان ہوئے، عیسائی ہوئے، مسائل بڑھتے رہے، مسائل حل نہیں ہوئے۔ گھریلو طور پر بھی سمجھانے کی کوشش کی گئی۔ پنچائتی طور پر بھی سمجھانے کی کوشش کی گئی لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ اب تمہیں میں ایک نسخہ بتاتا ہوں۔ یہ نسخہ آزماؤ اور دیکھو پھر کیا نتیجہ اُس کا نکلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دعا کرو۔ کیونکہ ہمارے مذہب کی سچائی کا نشان یہ ہے کہ اس کے ماننے والوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ تم بھی اپنے لئے دعا کرو اور میں بھی تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہاری بیوی کے درمیان صلح اور حسنِ سلوک قائم کر دے اور جب یہ قائم ہو جائے گا تو کیونکہ میں نے تمہیں دعا کے لئے کہا ہے، کیونکہ خالص ہو کر تم نے دعا مانگنی ہے اور میں خود بھی تمہارے لئے دعا کروں گا۔ کیونکہ میں یہ کہہ رہا ہوں اس لئے جب یہ بات صحیح ہو جائے گی، جب تمہارے مسائل حل ہو جائیں گے تو پھر یاد رکھو کہ یہ ہمارے امام کی صداقت کا نشان ہوگا۔ چنانچہ کئی دن اس نے دعا کی۔ موصوف کہتے ہیں کہ ان دعاؤں کے نتیجہ میں ایک ایک کر کے میرے سارے مسائل حل ہونے لگے اور بیوی سے بھی صلح ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ یہی راہ اصل (دین) کی راہ ہے جس میں خدا ملتا ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اب میری کایا پلٹ گئی ہے اور کہا کہ یہ سب مسیح موعود، امام الزمان کی صداقت کا نشان ہے اور آپ کے ماننے میں نجات ہے اور اب وہ احمدی ہیں۔

(الفضل 2۔ اپریل 2014ء صفحہ 7)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم شیخ نعیم احمد صاحب

تہجد کے لئے بیدار ہونے کے طریق

از افاضات سیدنا حضرت مصلح موعود

تہجد وہ نفل نماز ہے جو رات کے وقت عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر سے پہلے کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔ تاہم اس کے لئے افضل وقت طلوع فجر سے پہلے کا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس نماز کی فضیلت اور تاکید ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر فائز کردے۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 80)

قرآن کریم میں ایک اور مقام پر ارشاد باری ہے۔

اے اچھی طرح چادر میں لپٹنے والے! رات کو قیام کیا کر مگر تھوڑا۔ اس کا نصف یا اس میں سے کچھ تھوڑا سا کم کردے۔ یا اس پر (کچھ) زیادہ کردے اور قرآن کو خوب نکھار کر پڑھا کر۔ یقیناً ہم تجھ پر ایک بھاری فرمان اتاریں گے۔ رات کا اٹھنا یقیناً (نفس کو) پاؤں تلے کچلنے کے لئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے۔

(سورۃ المزمل آیت نمبر 2 تا 7)

حدیث میں آیا ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے (رات کے) قیام کے بارہ میں بتایئے۔ آپؓ نے فرمایا کہ کیا تم یاایھا المزمل نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا کیوں نہیں؟ کہنے لگیں کہ یقیناً اللہ عزوجل نے اس سورت کے شروع میں رات کے قیام کا حکم دیا۔ چنانچہ اللہ کے نبی ﷺ اور آپؐ کے صحابہ سال بھر عبادت کرتے رہے اور اللہ نے اس سورۃ کے آخری حصے کو بارہ مہینے آسمان میں روکے رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف فرمادی اور رات کی عبادت جو فرض (سمجھی گئی) تھی نفل قرار پائی۔

(صحیح مسلم اردو ترجمہ کے ساتھ جلد سوم ص 234 شائع کردہ نور فاؤنڈیشن اپریل 2009)

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں قریب آجاتا ہے اور دعائیں قبول کرتا ہے لیکن رات کو اٹھنے کے لئے کیا طریق اختیار کیا جائے؟ حضرت مصلح موعود نے اس ضمن میں بیان فرمایا ہے کہ اگرچہ الارم والی گھڑیاں مل سکتی ہیں جن سے انسان جاگ سکتا ہے مگر یہ کوئی ایسا مفید طریق نہیں۔ کیونکہ الارم پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے نیکی کی طرف جو توجہ اور خیال ہونا چاہئے وہ نہیں ہوتا اگر اسے اٹھنے کا خیال ہوتا اور اسی خیال میں اس کی آنکھ لگ جاتی تو گویا وہ ساری رات ہی عبادت میں ہوتا دوسری وجہ یہ کہ اگر اٹھنے کو جی نہ چاہے تو انسان بجتے الارم کو بند کردیتا ہے اور تیسری وجہ یہ کہ گھڑی کے ذریعہ اٹھنے والے نماز میں نیند آنے کی شکایت کرتے ہیں۔

چنانچہ الارم کے ذریعہ اٹھنے کو حضرت مصلح موعود نے صرف ابتدائی حالت یا کسی خاص ضرورت کے وقت کے لئے مفید بتایا ہے۔

(بحوالہ انوار العلوم)

حضرت مصلح موعود نے رات کو اٹھنے کے لئے تیرہ طریق بیان فرمائے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

پہلا طریق:

سب سے پہلا طریقہ نماز عشاء کے بعد ذکر الٰہی کرنا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کچھ عرصہ ذکر کرے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جتنا عرصہ وہ ذکر کرے گا۔ صبح سے اتنا ہی قبل اس کی آنکھ ذکر کرنے کے لئے کھل جائے گی“۔

دوسرا طریق:

دوسرا طریق یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد کسی سے بات چیت نہ کی جائے۔ آپ فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز کے بعد بغیر کلام کئے سوجانا چاہئے تاکہ دینی خیالات پر ہی آنکھ لگے اور سویرے کھل جائے۔

تیسرا طریق:

تیسرا طریقہ تازہ وضو کر کے چارپائی پر لیٹنا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ”جو وضو کر کے نشاط سے سوتا ہے وہ اٹھتا بھی نشاط سے ہی ہے اور اس طرح اس کو اٹھنے میں نئی مدد ملتی ہے“۔

چوتھا طریق:

چوتھا طریقہ سوتے وقت ذکر الٰہی کرنا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ”چارپائی پر لیٹ کر دل میں سبحان اللہ...... یا کوئی ذکر جاری رکھنا چاہئے حتیٰ کہ اسی حالت میں آنکھ لگ جائے۔ کیونکہ جس حالت میں انسان سوتا ہے عام طور پر وہی حالت ساری رات اس پر گزرتی ہے“۔

پانچواں طریق:

پانچواں طریقہ سونے کے وقت پکا ارادہ کرنا ہے کہ تہجد کے لئے ضرور اٹھوں گا۔ آپ فرماتے ہیں ”پس تم سونے کے وقت پختہ ارادہ کرلو کہ تہجد کے وقت ضرور اٹھیں گے۔ اس طرح کرنے سے گو تم سو جاؤ گے۔ مگر تمہاری روح جاگتی رہے گی کہ مجھے حکم ملا ہے کہ فلاں وقت جگانا ہے اور عین وقت پر خود بخود تمہاری آنکھ کھل جائے گی“۔

چھٹا طریق:

چھٹا طریقہ وتروں کو عشاء کے ساتھ پڑھنے کی بجائے تہجد کے ساتھ پڑھنا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

”اگر وتر پڑھے ہوئے ہوں اور تہجد کے وقت آنکھ کھل بھی جائے تو نفس کہہ دیتا ہے کہ وتر تو پڑھے ہوئے ہیں۔ نفل نہ پڑھے تو نہ سہی۔ مگر جب یہ خیال ہوگا کہ وتر بھی پڑھنے ہیں تو ضرور اٹھے گا تو نفل بھی پڑھ لے گا۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اس کے لئے شرط ہے کہ ایمان بہت مضبوط ہو۔ جب ایمان مضبوط ہوگا تو وتروں کے لئے ضرور اٹھے گا ورنہ وتروں کے پڑھنے سے بھی محروم رہے گا“۔

ساتواں طریق:

ساتواں طریقہ عشاء کے بعد نیند کا غلبہ ہونے تک مسلسل نوافل پڑھنا ہے۔ یہ طریقہ بھی ایسے لوگوں کے لئے بیان ہوا ہے جو روحانیت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہوں۔ آپ فرماتے ہیں ”عشاء کی نماز کے بعد نفل پڑھنا شروع کریں اور اتنی دیر تک پڑھیں کہ نماز میں ہی نیند آجائے اور اتنی نیند آئے کہ برداشت نہ کی جاسکے اس وقت سوئے۔ باوجود اس کے کہ اس میں زیادہ وقت لگے گا مگر سویرے نیند کھل جائے گی“۔

آٹھواں طریق:

آٹھواں طریقہ سخت جگہ پر سونا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جن دنوں میں زیادہ نیند آئے اور وقت پر آنکھ نہ کھلے ان میں نرم بستر ہٹا دیا جائے۔

نواں طریق:

نواں طریقہ یہ ہے کہ مغرب کی نماز کے قریب کھانا کھا لیا جائے آپ فرماتے ہیں ”سونے کے وقت معدہ پُر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کا اثر قلب پر بہت ہوتا ہے اور انسان کو سست کردیتا ہے“۔

دسواں طریق:

دسواں طریقہ یہ ہے کہ انسان پاک صاف ہو کر سوئے۔ جنبی نہ ہو اور نہ ہی اسے کوئی غلاظت لگی ہو۔ آپ فرماتے ہیں ”بدن کے صاف ہونے کا قلب پر بہت اثر پڑتا ہے۔ صفائی کی حالت میں سونے والے کو ملائکہ آکر جگا دیتے ہیں۔ لیکن اگر صفائی میں فرق ہو تو پاس نہیں آتے“۔

گیارہواں طریق:

گیارہواں طریقہ یہ ہے بستر پاک وصاف ہونا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں ”بستر کی پاکیزگی روحانیت سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے اس کا خیال رکھنا چاہئے“۔

بارہواں طریق:

بارہواں طریقہ میاں بیوی کا ایک بستر میں نہ سونا ہے۔ آپ فرماتے ہیں وہ لوگ جنہیں اپنے خیالات پر پورا قابو نہ ہو ان کو اکٹھا نہیں سونا چاہئے۔ اس طرح ان کو شہوانی خیالات آتے رہیں گے اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوتے سوتے جماع کرنے یا پیار کرنے لگ جاتے ہیں اس طرح روحانیت پر برا اثر پڑتا ہے اور اٹھنے میں سستی ہو جاتی ہے“۔

تیرہواں طریق:

تیرہواں طریقہ یہ ہے کہ اگر دل میں کسی کے متعلق بغض یا کینہ ہو تو اسے نکال دیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں ”سونے سے پہلے دیکھنا چاہئے کہ ہمارے دل میں کسی کے متعلق کینہ یا بغض تو نہیں ہے۔ اگر ہو تو اس کو دل سے نکال دینا چاہئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روح کے پاک ہونے کی وجہ سے تہجد کے لئے اٹھ بیٹھنے کی توفیق مل جائے گی“۔

(انوار العلوم جلد 3 ص 512 تا 516)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ ان مفید طریقوں سے بھرپور استفادہ کریں اور نماز تہجد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بن جائیں۔ آمین

فائدہ مند لوگ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں ایک دفعہ ایک شخص نے نبی کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ کون لوگ اللہ کو سب سے پیارے ہیں؟ اور کون سے اعمال اللہ کو زیادہ محبوب ہیں؟ رسول کریمؐ نے فرمایا ”اللہ کو سب سے پیارے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور اللہ کو سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ انسان اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرے یا اس کی تکلیف دور کرے یا اس کا قرض ادا کردے یا اس کی بھوک دور کرے“۔ پھر فرمایا:

”اگر میں خود ایک مسلمان بھائی کے ساتھ مل کر اس کی ضرورت پوری کروں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس بات کے کہ میں مدینہ کی اس مسجد میں ایک ماہ تک اعتکاف کروں اور جو شخص اپنے غصہ کو روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص اپنے غصہ کو دبالیتا ہے حالانکہ اگر وہ چاہتا تو وہ اپنی من مانی کرسکتا تھا۔ اللہ اس شخص کا دل قیامت کے دن اُمید سے بھردے گا اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ضرورت پوری کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے اور اس کا کام کرکے دم لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے ثابت قدم رکھے گا۔ جس دن کہ تمام قدم ڈگمگا رہے ہوں گے“۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 12 ص 453 مطبع الوطن العربی)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ ”فرائض کے بعد سب سے پسندیدہ عمل ایک مسلمان بھائی کو خوش کرنا ہے“۔ اسی طرح حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ”جو شخص مسلمان بھائی سے اس لئے ملتا ہے کہ وہ اسے خوش کرے تو اللہ قیامت کے دن اسے خوش کرے گا“۔

(الترغیب والترھیب للمنذری جلد 3 ص 265 احیاء التراث بیروت)

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

قرآن کریم کے محاسن وفضائل اور برکات

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ پاک کتاب ہے جو اُس نے ہمارے پیارے رسول خاتم الانبیاء، خاتم الاصفیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرمائی جس کا حرف حرف خدائے ذوالجلال والاکرام کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔ اور یہ وہ الہامی کتاب ہے جس کا نام خود اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

''قرآن'' کا لفظ قرآن کریم میں قریباً 68 بار استعمال ہوا ہے اور اِس کے معانی ہیں وہ کتاب جو پڑھی جاتی ہے۔ عربی زبان میں لفظ قرآن کا مادہ قرء ہے۔ اور اس میں پڑھ کر سنانے یا بات کو آگے پہنچانے، اعلان کرنے اور پیغام دینے کے معانی پائے جاتے ہیں۔

''قرآن'' کریم کے اس مبارک لفظ میں اللہ تعالیٰ نے ایک زبردست پیشگوئی فرمائی ہے کہ دنیا میں صرف یہی کتاب پڑھنے کے لائق ہے بلکہ ایک زمانے میں جب کہ اور بھی بہت سی کتابیں دنیا میں شائع ہوں گی یہی کتاب اللہ ان کے مقابلہ میں بار بار پڑھی جانے والی ہوگی۔

اس میں کیا شک ہے، کہ اس وقت اگر آپ دنیا میں موجود کتب کے ریکارڈ کو دیکھیں تو نہ ختم ہونے والا ایک خزانہ ہے۔ لیکن ان سب میں جو کتاب بار بار پڑھی جا رہی ہے۔ اور ہر روز دنیا کے ہر خطہ پر پڑھی جا رہی ہے۔ اور جس کو زبانی یاد کیا جا رہا ہے وہ صرف اور صرف قرآنِ کریم ہی ہے۔

ہمیں اس بات پر سجدہ شکر بجالانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کتاب راہنمائی کیلئے دی ہے جس کا لفظ لفظ خدا کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔

اس مختصر سے مضمون میں خاکسار اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہے کہ قرآن کریم کی اہمیت اور اس کی برکات اور فضائل اور محاسن کیا ہیں۔

بخاری شریف میں حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

ترمذی میں حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے کہ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی کتاب یعنی قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اُس کو ایک نیکی کا ثواب ملے گا۔ اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیوں جتنا ہوگا۔ میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ گویا ظاہری معنوں میں قرآن پڑھنے والوں کو ایک ایک حرف کے پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

پس ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ قرآن کریم کے ایک ایک حرف پڑھنے پر بھی اس کا ثواب ہے۔

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ آپ نے فرمایا قرآن کریم پڑھا کرو کیونکہ قرآن اپنے پڑھنے والوں کی قیامت کے دن شفاعت کرے گا۔

اس حدیث میں دراصل ہمارے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے:۔

1۔ ہم قرآن کریم پڑھیں، اس کی تلاوت کریں۔

2۔ اس کو سوچ کر، سمجھ کر، ترجمہ کے ساتھ پڑھیں۔

3۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

اگرچہ صرف پڑھنے کا ظاہری ثواب بھی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کو تدبر اور سوچ کر، سمجھ کر پڑھنا چاہیئے۔ اس میں برکت ہے، اور اِس سے انسان کامیابی کے دروازے اپنے لئے کھولتا ہے۔ یہ نہ ہو کہ صرف پڑھ لیا جائے اور خدا تعالیٰ کے احکام سے غافل رہے کہ اللہ نے کیا فرمایا ہے؟ پس ہر مومن کو قرآن کریم پڑھنے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کوشش کرنی چاہیئے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے:۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے تین دن سے کم عرصہ میں قرآن کریم کو ختم کیا، اُس نے قرآن کریم کا کچھ بھی نہ سمجھا۔ یعنی قرآن کریم جلدی جلدی نہیں پڑھنا چاہیئے بلکہ معانی ومطالب پر غور وفکر کرتے ہوئے تلاوت کرنی چاہیئے۔

اسی طرح حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو۔ اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔

جس زمانہ سے ہم گزر رہے ہیں۔ یہ کئی لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے۔ اس وقت دنیا میں نئی نئی سائنس کی ایجادات ہو رہی ہیں۔ کتب لکھی جا رہی ہیں۔ علوم کا چرچا ہے۔ نت نئی ایجادات نے سہولتوں کے دروازے کھولے ہیں۔ نئی نسل یورپ، امریکہ کے کلچر اور یہاں کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ بلکہ ان رنگینیوں کو ہی وہ سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ ان حالات میں تو قرآن پڑھنے اور سیکھنے اور عمل کرنے کی ضرورت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

☆............☆............☆

مکرم عبدالجبار صاحب

میرے بھائی مکرم عبدالباری شاہد صاحب کا ذکرِ خیر

میرے بھائی مکرم عبدالباری صاحب شاہد المعروف لکی فوٹوگرافر ابن مکرم عبدالغفار شاکر صاحب میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ فضل عمر ہسپتال میں تین دن بیہوشی کی حالت میں رہ کر مورخہ 17 دسمبر 2013ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ آپ مکرم عبدالغفار شاکر صاحب مرحوم کے دوسرے نمبر کے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ بہت سی خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک تھے چلتے پھرتے نڈر قسم کے داعی الی اللہ تھے اور چلتی پھرتی فوٹوگرافی کی ایک مکمل دکان اور زبردست قسم کے فوٹوگرافر تھے۔ چنیوٹ میں ایک لمبا عرصہ گزارا اور جماعت کی طرف ہر اٹھنے والی انگلی کو بڑے مدبرانہ انداز میں روکا سخت سے سخت حالات میں بھی نہ گھبرائے بلکہ ایسے حالات میں ان کا حوصلہ دیدنی ہوتا تھا۔ 1974ء کے پُرآشوب حالات میں بھی اپنے فرض منصبی سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوئے۔ دو دفعہ ان کی دکان لکی فوٹو سٹوڈیو کو مکمل لوٹ کر آگ لگا دی گئی بلکہ ان پر طرح طرح کے بے بنیاد اور جھوٹے الزام لگا کر مقدمات بنا کر پابند سلاسل بھی کروا دیا گیا مگر نہ ڈگمگائے اور کبھی بھی حرف شکایت زبان پر نہ آیا۔ دعوت الی اللہ سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوئے بلکہ بڑی دلیری اور پہلے سے بڑھ کر حوصلہ مندی کا ثبوت دیا اگر کبھی والد صاحب مرحوم نے سمجھایا بھی تو ان کو تسلی بخش جواب دے کر اپنے مشن کو جاری رکھتے۔ مخالفین نے اپنے سارے حربے آزمائے کہ کسی طرح سے ان کو یہاں سے بھگائیں۔ آپ جب رات کو دکان بند کر کے گھر آتے تو مخالفین بند تالوں کے ساتھ گند اور غلاظت سے بھرے شاپر باندھ دیتے کہ کسی طرح یہ تنگ آکر یہاں نہ آئے مگر یہ ہمارا مجاہد بھائی صبح کو جا کر پہلے ان کا لگایا ہوا گند اپنے ہاتھوں سے صاف کرتا اور پھر اللہ کا نام لے کر دکان کھولتا کام تو اس کا پہلے ہی بہت اچھا چل رہا تھا ان کے اس رویے سے خدا تعالیٰ نے مزید برکت عطا کی اور مخالفین کو اپنے منہ کی کھانی پڑی۔ عزت اور وقار میں بے انتہاء اضافہ ہوا اور کاروبار میں مزید نکھار پیدا ہوا۔

داعی الی اللہ تو وہ تھے ہی اور اس کے ساتھ دوسروں کی خدمت ان کا معمول تھا کسی قسم کا چھوٹے سے چھوٹا یا بڑا کام جو کہ وہ سمجھتے تھے کہ ہوسکتا ہے تو ساتھ چل پڑتے اور وہ کام خدا کے فضل سے ہو بھی جاتا تھا اور ان کی نیک نامی کا باعث ہوتا تھا مرحوم کہا کرتے تھے کہ انسان نے دنیا سے کیا لے جانا ہے یہی خدمت ہے جو مرنے کے بعد انسان کو زندہ رکھے گی اور واقعتاً ایسا ہی ہوا۔ اس ہمارے بھائی نے اپنوں سے زیادہ غیروں میں اپنا مقام بنایا۔

ان سخت گیر حالات کا مقابلہ کرتے اور مالی نقصانات کو ملحوظ خاطر رکھ کر بھائی نے چنیوٹ اور اس کے باسیوں سے ناطہ تو نہ توڑا بلکہ دکان کی جگہ سائیکل پر موبائل فوٹوگرافی کے طور پر اپنا کام جاری رکھا۔

آپ کی رہائش محلّہ دارالرحمت میں راجیکی روڈ پر برمکان پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب تھی۔ آپ مرحوم پروفیسر صاحب کے چھوٹے داماد تھے اور مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم آپ کے چچا سسر تھے۔ آپ ہر دل عزیز شخصیت تھے جس کا ثبوت بعد از وفات معلوم پڑا کہ کن کن تعریفی القاب سے لوگوں نے آ آ کر ان کی تعریفیں کیں اور گھر والوں اور ہم بہن بھائیوں کے حوصلے بڑھائے اللہ تعالیٰ سب کو اجرِ عظیم عطا کرے اور مرحوم کو اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے۔

نماز باجماعت اور بیت الذکر سے وابستگی کا تو یہ عالم تھا کہ ایک نماز پڑھی تو دوسری کے لئے وقت گن گن کر گزارتے کہ کب وقت ہو تو وہ بیت الذکر جائیں بلکہ اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کے بعد وہ بیت الذکر کے ہی چھوٹے موٹے کاموں میں لگ جاتے۔ خدا کے گھر کے اتنے شیدائی تھے کہ کھانا پینا بھول بھال کر بیت الذکر کی صفائی ستھرائی میں مگن بچوں اور بوڑھوں کی خدمت اور دلجوئی میں مصروف رہتے۔ اکثر مسیح موعود کے کلام سے کسی بھی اہم اور عام مجلس میں کسی نہ کسی بہانے اپنی پُرسوز آواز سے محفل کو گرما دیا کرتے تھے بات سے بات بنانا تو سنا تھا مگر ان کو شعر سے شعر بنانے کا بہت اچھا ملکہ تھا کوئی بھی موقع ہو۔ خدا کے فضل سے آپ سے کوئی بازی نہیں لے سکتا تھا۔

آپ کو شریک حیات بھی ہم خیال اور دیندار ملی اور اولاد پر تو ماں باپ کی چھاپ لازمی ہونی ہوتی ہے ماشاء اللہ بڑی فرمانبردار اور نیک اولاد سے خدا تعالیٰ نے آپ کو نوازا تین بچے دو لڑکے اور ایک لڑکی آگے ان کی اولاد میں آٹھ نواسے نواسیاں پوتے پوتیاں یادگار چھوڑیں۔ اپنے ننھے منے نواسے نواسیوں پوتے پوتیوں سے ان کا بہت پیار محبت اور شفقت کا سلوک تھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان کی نیک خوبیوں کا مالک بنائے اور ہمارے بھائی کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ ڈاکٹر شمیم ملک صاحبہ

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے 21

اُردو زبان کا ارتقاء

اردوئے معلّٰی سے آسان اردو تک

قسط دوم آخر

1707ء میں عالمگیر کی وفات ہوئی تو معاشرے میں انتشار اور بدامنی پھیل چکی تھی۔ مغلوں کی سرکاری زبان فارسی تھی اگرچہ اٹھارھویں صدی عیسوی میں برصغیر کے وسیع حلقوں میں اردو زبان بولی جاتی تھی اس کے باوجود فارسی زبان علمی ادبی حلقوں میں مقبول تھی۔ مغلیہ سلطنت کے زوال کے ساتھ فارسی زبان کو بھی زوال آنا شروع ہوگیا اور اردو کو بڑی تیزی سے پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ محمد شاہ کے عہد میں یا اس سے کچھ پہلے دہلی کی محفلوں میں اردو شاعری کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس سے پہلے اردو شاعری کو ہنسی مذاق سمجھا جاتا تھا۔ اردو زبان میں اصلاح زبان کی کاوشیں شروع ہوئیں مظہر جان جاناں اور خان آرزو نے اصلاح زبان میں نمایاں حصہ لیا۔ ولی کے دیوان کے دہلی پہنچنے کی وجہ سے اردو شاعری کے رواج نے دہلی میں زور پکڑا۔ اسی زمانے میں ایہام گوئی کا دور شروع ہوا۔ ایک طرح کا تکلف اردو شاعری میں شروع ہوا اس دور کے شاعروں میں حاتم آبرو مضمون شاکر ناجی یکرنگ وغیرہ تھے۔ حاتم تو اس دور کے استاد تھے وہ بھی اصلاح زبان کے علم برداروں میں سے تھے۔ اپنے کلام سے بیزار ہوکر ایک نیا دیوان مرتب کیا جس کا نام ''دیوان زادہ'' رکھا۔ اصلاح زبان تحریک سے آئندہ آنے والے شعراء بہت متاثر ہوئے۔ ان میں میر تقی میر، مرزا رفیع سودا، خواجہ میر درد، میر حسن اور ان کے معاصرین کی شاعری کے ساتھ ساتھ شمالی ہند میں اردو نثر کا بھی ایک نیا دور شروع ہوا۔ اس دور کی مشہور تصانیف بھی شامل ہیں۔ جیسے ''فضلی کی دہ مجلس'' ہے یہ کتاب فارسی کی مشہور کتاب روضۃ الشھداء کا ترجمہ ہے۔ کربل کتھا شمالی ہند میں اردو نثر کا پہلا نقش ہے۔

معاشرتی بدحالی کی وجہ سے دلی کے شاعروں نے لکھنؤ کی طرف ہجرت کرنا شروع کردی ان میں میر، سودا، مصحفی، انشاء، جرأت، رنگین اور ان کے ہم عصر شامل ہیں۔ خواجہ میر دردؔ دہلی میں رہے۔ اسی زمانے میں مرزا غالب اور ان کے معاصرین نے اردو شاعری میں نئی روح پھونکی غالب نے انفرادیت قائم کی وہ فارسی اور اردو کے قادر الکلام شاعر تھے وہ عام لوگوں کی روش کو اختیار کرنے کو اپنے لئے باعث ننگ و عار سمجھتے تھے چنانچہ انہوں نے شاعری اور نثر میں نیا راستہ نکالا۔ نثر کی تاریخ میں اضافہ کیا۔ ان کی شاعری میں جدت ہے۔ ذوق اور مومن بھی غالب کے معاصر تھے۔ انہوں نے بھی اردو شاعری میں نمایاں حصہ لیا۔

بعض سیاسی وجوہات کی بنا پر نوابان اودھ کی لکھنؤ میں حکومت قائم ہوئی دولت کی فراوانی کی وجہ سے جن رجحانات نے جنم لیا وہ تھے نشاطیہ رجحانات۔ جب شاعروں نے لکھنؤ کو پناہ گاہ بنایا تو یہاں کا ماحول خاصا مختلف تھا اُردو زبان کو پنپنے کا موقع ملا۔ دلی کے شاعروں کی وجہ سے زبان میں تراش خراش شروع ہوئی۔ عربی فارسی عناصر کو زیادہ سے زیادہ اردو ادب میں کھپایا گیا۔ اس سلسلے میں دو کاوشیں شروع ہوئیں۔ ایک تو انشاء نے دریائے لطافت لکھ کر اردو قواعد کے بنیادی اصول بتائے۔ دوسرے شیخ امام بخش ناسخ نے ہندی بھاشا کے اثر سے اردو زبان کو پاک کرنے کی کوشش کی ان کے شاگردوں نے بھی شدت سے اس تحریک کو چلایا۔ اس سے زبان کو کچھ فائدے ہوئے اور کچھ نقصان بھی۔ زبان ناتراشیدہ الفاظ سے پاک ہو گئی۔ اظہار بیان کی وہ صلاحیتیں پیدا ہوئیں جو ادبی مذاق رکھنے والوں کی تشفی اور تسکین کا باعث ہوئیں۔ میرؔ، سودا کی زبان جو کہ شستہ اور سلجھی ہوئی تھی اسی تحریک کا نتیجہ تھی۔ غالب ذوق اور مومن نے بھی اس روایت کو اپنایا۔ متروکات کی فہرست پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ زبان میں رہتے تو فائدہ پہنچتا۔ الفاظ کا دائرہ وسیع ہوتا۔ ادبی یا شعری مقاصد کے نقطۂ نظر ہی سے نہیں بلکہ علمی مقاصد کے لئے ایسے الفاظ کی ضرورت تھی۔ ناسخ نے اردو کے نام پر بھی زور دیا۔ اگرچہ یہ نام پہلے بھی استعمال ہوتا تھا مگر انہوں نے ہندی ہندوی ہندوستانی اردوئے معلّٰی کے نام کاٹ کر اردو نام رکھا۔

انگریزوں نے اپنے نظام حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے اس زبان کو اپنایا۔ انہوں نے 1800ء میں فورٹ ولیم کالج قائم کیا۔ فائدہ کے علاوہ انگریزوں نے اس زبان کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ انہوں نے اردو ہندی کے جھگڑے کو پیدا کیا۔ زبان کے مسئلے کو سیاست کا مسئلہ بنا دیا گیا۔ اگر مولوی عبدالحق اس مسئلے کی اہمیت کو محسوس نہ کرتے تو اردو کو نقصان پہنچنے کا احتمال تھا۔ فورٹ ولیم کالج میں باقاعدہ شعبہ اردو کتابوں کی تصنیف و تالیف اور ترجمہ کا قیام کیا گیا۔ سارے ملک سے ہندو اور مسلمان مصنفین کو جمع کیا گیا ان میں میر امن، حیدر بخش حیدری، شیر علی، افسوس بہادر، علی حسینی، کاظم علی جوان، نہال چند لاہوری، لالہ لال جی بینی نرائن، مظہر علی ولا، مرزا علی لطف وغیرہ تھے۔ اس کالج نے اردو زبان میں روزمرہ و محاورہ زبان کی صفائی اور وضاحت سے لکھنا سکھایا۔ نستعلیق ٹائپ کا مطبع قائم ہوا جس سے اردو ادب میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

اس دور کی دوسری اہم تحریک دہلی کالج ہے یہ پہلی درسگاہ تھی جہاں مشرق و مغرب کا سنگم قائم ہوا۔ اس کالج کی اہم خصوصیت یہ تھی کہ ذریعہ تعلیم اردو تھا۔ تمام مغربی علوم اردو کے ذریعے پڑھائے جاتے تھے دہلی کالج نے اردو کو علمی زبان بنانے میں عظیم الشان خدمت انجام دی۔ 1887ء کے ہنگامہ سے اس کالج کو نقصان پہنچا۔

1862ء میں سرسید نے سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد ڈالی۔ اس کی غرض و غایت یہ تھی کہ انگریزی کی علمی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کروا کے مغربی لٹریچر اور مغربی علوم سے اہل وطن کو روشناس کروایا جائے۔ اس سوسائٹی نے تقریباً چالیس علمی اور تاریخی کتابیں انگریزی سے اردو میں ترجمہ کروائیں۔ دہلی کالج کے بعد یہ دوسرا ادارہ تھا کہ جس نے اردو زبان میں علوم جدید کو منتقل کرنے اور اسے علمی زبان بنانے کی کوشش کی۔ تہذیب الاخلاق اور انسٹی ٹیوٹ گزٹ نے بھی بہت کام کیا۔

1857ء کی جنگ کے بعد دلی کے بجائے لاہور علمی مرکز بنا تو 1856ء میں ایک ''انجمن اشاعت مطالب مفیدہ پنجاب'' قائم ہوئی جو بعد میں ''انجمن پنجاب'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ بہت سی انگریزی کتابوں کے تراجم کئے گئے چند ایک کتابیں تالیف بھی ہوئیں اورینٹل کالج لاہور کا اجراء ہوا۔ جس سے اردو ادب ترقی کے زینے طے کرنے لگا۔

سرسید احمد خان کے بہت سے قومی کاموں کے علاوہ ایک بہت بڑا احسان اردو زبان پر یہ کیا کہ زبان میں سادگی اور سلاست پیدا کی۔ سنجیدہ مضامین لکھے۔ جدید علوم کے تراجم کروائے۔ سرسید نے ادب کو زندگی کا ترجمان بنایا۔ اردو ادب میں سیدھا سادہ اسلوب اپنایا۔ بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ اردو نثر نگاری میں حقیقت پسند اور واقعہ نگاری کی بنیاد ڈالی۔ سرسید کو جدید اردو نثر کا بانی کہا جاتا ہے۔ آزاد، نذیر احمد، حالی، شبلی سب ہی سرسید سے متاثر تھے۔

آزادؔ نے جدید اردو شاعری کے آغاز میں نظمیں لکھیں۔ نثر میں بے شمار کتابیں لکھیں آب حیات لکھ کر اردو میں تذکرہ نگاری کا باقاعدہ آغاز کیا۔

نذیر احمد نے ناول نگاری اختیار کرکے اردو زبان و ادب میں اضافہ کیا اور بہت سی کتابیں اور ناول لکھے۔ اردو کے پہلے ناول نگار کی حیثیت سے ان کا نام ہمیشہ قابل ذکر رہے گا۔

مولانا الطاف حسین حالیؔ جدید اردو شاعری کے علم برداروں میں سے ہیں۔ آپ نے سلیس اور سادہ اردو نثر لکھ کر سرسید کی پیروی کی۔ بہت سی سوانح عمریاں لکھ کر اس صنف کا اردو ادب میں اضافہ کیا۔ آپ اور بھی بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ مقدمہ شعر و شاعری لکھ کر اردو زبان میں تنقید نگاری کا آغاز کیا۔ مسدس لکھ کر اردو ادب میں قومی شاعری کا بھی اضافہ کیا۔

شبلی نے بہت سی کتابیں لکھ کر اردو ادب میں بیش بہا اضافے کئے۔ انہوں نے بھی سوانح نگاری میں قابل قدر اضافے کئے۔ سفرنامے لکھے۔ تاریخ و تنقید اور ادبی علمی کتب تصنیف کیں۔ ان کی طرز تحریر میں ہر طرح کی خوبیاں ہیں۔ اعلیٰ درجے کی انشاء پردازی اور عالمانہ سنجیدگی نمایاں ہیں۔

سرسید تحریک نے اردو ادب کو نئے افکار دیئے۔ تاریخ، سوانح عمری، مذہب، فلسفہ، ادبی تنقید، قصہ نگاری، علمی مضمون نگاری، صحافتی مضمون نگاری وغیرہ۔ سرسید تحریک جدید کے رد عمل پر اودھ پنچ کی تحریک جاری ہوئی اس سے بھی اردو اور ادب کو تقویت پہنچی۔ سرسید نے ادب میں متانت اور سنجیدگی پیدا کی تو اودھ پنچ نے اس کمی کو پورا کردیا۔ جلال لکھنوی نے علم عروض اور تحقیق الفاظ میں خصوصی کام کیا۔

ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے اردو کو ترقی دینے کے لئے لائحہ عمل پیش کیا۔ خطبات اور تقریروں میں اردو ادب اور زبان کی اہمیت پر زور دیا۔

انجمن ترقی اردو رسالہ اردو دارالمصنفین اعظم گڑھ نے بھی اردو ادب کی خدمت کی۔ پنجاب نمبر اور رسالے جاری ہوئے اردو اخبار اور رسائل چھپنے لگے۔ سر شیخ عبدالقادر، مولوی ظفر علی خان، میاں بشیر، حمید نظامی جیسے لوگوں نے صحافت میں نمایاں کام کیا۔

سرسید اور حالی کی اصلاح تحریک کے بعد اردو ادب میں رومانوی تحریک کا آغاز ہوا۔ اس میں سجاد حیدر یلدرم، مہدی افادی، سجاد انصاری اور دوسرے فنکاروں نے حصہ لیا۔ رومانوی اثرات نے شاعری اور ادب کی بڑی خدمت کی۔ رومانوی ادیبوں نے جمالیات اور فن کے تقاضوں پر زور دیا۔ اردو نظم میں وسعت پیدا ہوئی۔ رومانیت نے ادب کے رشتے جمالیات سے استوار کئے۔ رومانوی تنقید نے ادب کو صرف سماجی افکار کا ذریعہ ہی نہیں سمجھا بلکہ جذبہ اور وجدان کو بھی ذریعہ بنایا۔

1936ء میں انجمن ترقی پسند مصنفین کا قیام

عمل میں آیا۔ترقی پسندوں میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو انگریزی درسگاہوں کے تعلیم یافتہ تھے۔انہوں نے زبان کے مزاج کو نظر انداز کردیا۔ان کی تحریروں سے اردو کی اشاعت تو ہوئی لیکن اس کی ترقی رک گئی۔بھدی ترکیبوں سے زبان گراں بار کی اور ثقیل الفاظ ٹھونسے گئے۔

اقبال نے غزل کو حقائق کے اظہار کا وسیلہ بنایا اردو ادب میں نئی زندگی پھونکی۔فارسی اور انگریزی کا اثر قبول کر کے اردو زبان کے خزانے کو موتیوں سے بھر دیا۔اقبال کے ہم عصر شاعروں میں سے حسرت موہانی نے بھی فارسی سے اثر قبول کر کے اردو زبان میں اضافے کئے زبان میں نئے اسلوب بیان پیدا ہوئے۔

شاعری میں ایک رجحان سب سے زیادہ واضح شکل میں اختر شیرانی کے کلام میں ملتا ہے۔

پھرتی ہیں آوارہ متوالی گھٹائیں اس طرح
اور ہوائیں اس طرح
جھومتا پھرتا ہو جیسے مے گساروں کا ہجوم
بادہ خواروں کا ہجوم

حفیظ پر مغرب کے رومانوی اثرات بہت نمایاں ہیں۔اُنہوں نے شاہنامے میں رومانیت کے رجحان کو اس طرح پیش کیا ہے

کنار گنگ برہمن
جوان و پیر مرد و زن
چڑھا کے دیوتا کو جل
وہ جھک رہے ہیں سر کے بل

رومانوی اثرات نے شاعری اور ادب کی بڑی خدمت کی ہے۔رومانوی ادیبوں نے جمالیات اور فن کے تقاضوں پر زور دیا ہے۔اردو نظم میں وسعت پیدا کی ہے۔رومانیت نے ادب کے رشتے جمالیات سے استوار کئے۔رومانوی تنقید ادب کو صرف سماجی افکار کا ذریعہ ہی نہیں سمجھا بلکہ جذبہ اور وجدان کو سراہا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد اردو زبان کو قومی زبان قرار دیا گیا۔سرسید اور بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب کے خواب شرمندہ تعبیر ہوئے۔اس زبان کی بہت قدر دانی ہوئی پاکستان کے پہلے گورنر جنرل اور بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے اس زبان کے بارے میں فرمایا:-

’’لنگو افرنیکا صرف ایک ہوسکتی ہے یعنی وہ زبان جو مختلف صوبوں کے مابین استعمال ہوسکے۔اور وہ اُردو ہوگی اور کوئی دوسری زبان نہیں ہوسکتی۔‘‘

دوسرے موقع پر فرمایا ’’میں آپ کو صاف صاف بتا دیتا ہوں کہ پاکستان کی سرکاری زبان اُردو ہوگی اور کوئی دوسری زبان نہیں ہوسکتی جو کوئی اس بارے میں غلط فہمی پیدا کرنا چاہتا ہے وہ پاکستان کا صریح دشمن ہے۔‘‘

اُردو زبان چونکہ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے ظہور میں آئی تھی اس لئے مسلمانوں کا اس زبان سے خاص تعلق ہے۔پاکستان بننے کے بعد ایک اسلامی ریاست ہونے کی وجہ سے اُردو زبان کو قومی زبان قرار دیا گیا۔

لاہور اُردو زبان کا شروع سے مرکز رہا ہے۔اتفاق دیکھئے کہ اب بھی اُردو زبان کا زیادہ تر کام لاہور میں ہی انجام پا رہا ہے۔سب سے اہم اور قابل ذکر ادارہ اورینٹل کالج لاہور ہے جو کہ اُردو ادب کی خدمت میں مشغول ہے۔اس کے علاوہ اور بھی کئی ادارے ظہور میں آچکے ہیں۔ان میں قابل ذکر ادارہ تصنیف و تالیف، ترقی اُردو بورڈ، بزم فروغ اُردو وغیرہ ہیں۔

کراچی اور پشاور میں بھی اردو کالج اور یونیورسٹیاں قائم ہوچکی ہیں۔اُردو کی ترقی کیلئے مجلس ترقی ادب اور کئی مجلسیں قائم کی گئی ہیں۔ ان اداروں کی مساعی سے اب تمام علوم کے تراجم اُردو میں ہورہے ہیں۔اور کوشش یہ کی جارہی ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی جیسے مضامین بھی اُردو میں پڑھائے جائیں۔انٹرمیڈیٹ تک اردو لازمی مضمون کی حیثیت اختیار کرچکی ہے اور بی اے تک علوم کے تراجم اُردو میں ہوچکے ہیں۔اُردو کو 1975ء سے دفتری زبان قرار دیا جاچکا ہے۔گو تا حال اس زبان کی ترقی اور ترویج میں خاطر خواہ اضافہ تو نہ ہوا ہے۔لیکن امید کی جاتی ہے کہ دفتری اور سرکاری زبان اُردو ہو جانے سے اُردو زبان کی بتدریج ترقی ہوتی چلی جائے گی۔بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد اُردو کو واحد دفتری زبان کا درجہ حاصل ہو جائے گا۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں اُردو کا مستقبل بہت روشن اور تابناک ہے۔

☆......☆......☆

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

قلندر مومند اردو اور پشتو کے نامور ادیب و صحافی

پشاور پریس کلب کے بانی چیئرمین اور خیبر یونین آف جرنلسٹس کے سابق صدر قلندر مومند جن کا اصل نام صاحبزادہ حبیب الرحمٰن تھا پشاور کے ایک سرحدی گاؤں بازید خیل میں یکم ستمبر 1930ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد صاحبزادہ سیف الرحمٰن خان جو خود ایک اچھے شاعر اور دینی درس و تدریس سے وابستہ تھے اور جامع فتح پور بھارت سے فارغ التحصیل تھے کی وجہ سے آپ کے گھر کا ماحول علمی اور ادبی تھا جس کے سبب بچپن ہی سے لکھنے لگے تھے۔ایک ہفت روزہ ’’الحق‘‘ کے نام سے نکالنا شروع کیا جو درجنوں کی تعداد میں ایک دستی پریس پر خود شائع کرتے۔

آپ نے پشاور شہر میں خالصہ ہائی سکول میں تعلیم حاصل کی جس میں آج کل فرنٹیر کالج فار ویمن قائم ہے میٹرک کے بعد اسلامیہ کالج میں داخل ہوئے۔1947ء میں ایف اے پاس کیا۔اُس زمانہ میں فارسی کا طوطی بولتا تھا۔اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ نے فارسی اور پشتو میں امتیازی نمبروں میں منشی فاضل کیا پھر 1957ء میں پشاور یونیورسٹی سے گریجوایشن کے بعد ایم اے انگلش کیا اور 1967ء میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور جوان العمری میں ہی اشتراکی تحریک سے وابستہ ہوگئے اور گورنمنٹ کالج پشاور ہی میں انگریزی کے لیکچرار مقرر ہوگئے۔آپ نے 1973ء میں پشاور یونیورسٹی سے قانون (ایل ایل بی) کی ڈگری حاصل کی لیکن عملی طور پر قانون کے پیشہ سے وابستہ نہ ہوئے۔روزگار کے طور پر آپ نے صحافت کا رُخ کیا اور معروف انگریزی، اردو اخبارات خیبر میل (انگریزی)، انجام، بانگ حرم، شہباز (اردو) اور پشتو جرائد (لارښنگیا لے، راہبر) کے عملہ میں شامل ہوکر خدمات انجام دیں۔اور ژوند کے نام سے ذاتی مجلّہ بھی نکالا۔

قلندر مومند کو بیسویں صدی کے پشتو ادب میں ایک نابغہ کی حیثیت حاصل ہے۔پشتو زبان و ادب کے جدید دور پر ان کی شخصیت اور فن کے گہرے نقوش ثبت ہیں۔انہوں نے شاعری سے لے کر افسانہ نگاری، ڈرامہ نگاری، مضمون نویسی، انشاء پردازی، لغت نویسی، تحقیق، تنقید اور ترجمے تک میں نئی جہتیں متعارف کرائیں۔ان کی شائع شدہ کتابوں میں سباوون اور رنڑائی کے نام سے دو شعری مجموعے اور گجرے کے نام سے ایک افسانوں کا مجموعہ شامل ہے۔تحقیق میں رحمان بابا کی کلیات اور دیوانِ ابوالقاسم کی اشاعت ان کا نمایاں کارنامہ ہے جبکہ تنقید میں پٹہ خزانہ فی المیزان اور دخیر البیان تنقیدی مطالعہ ان کی معرکۃ الآرا تصانیف مانی جاتی ہیں۔’’دریاب‘‘ کے نام سے پشتو کی اولین جامع لغت کی تالیف کا سہرا بھی محترم قلندر مومند کے سر جاتا ہے۔انہوں نے پشتو رسم الخط میں بھی تبدیلیاں تجویز کیں۔اولسی ادبی جرگہ اور بعد ازاں دساھو لیکوونکیو مرکہ کے تحت پختون شعراء و ادباء کو فعالیت کی ترغیب و تحریک دینا اور ادب سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کی تربیت کے لئے پلیٹ فارمز کی فراہمی ان کا ایک اور نمایاں کارنامہ ہے۔

آپ 1980ء میں گومل یونیورسٹی کے شعبہ قانون کے ساتھ بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر وابستہ ہوگئے اور جب اسے لاء کالج ڈیرہ اسماعیل خان کا درجہ دیا گیا تو آپ 1981ء میں اسکے پرنسپل مقرر ہوئے۔پشتو ادب کے شعبے میں آپ کی خدمات کے پیش نظر 1980ء میں آپ کو ’’صدارتی اعزاز برائے حسن کارکردگی‘‘ عطا کیا گیا اور 1989ء میں محترمہ بے نظیر بھٹو اقتدار میں آئیں تو بحالیٔ جمہوریت کے لئے قلندر مومند کی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں وزیراعظم کی طرف سے قومی ایوارڈ برائے بحالیٔ جمہوریت سے نوازا گیا۔

آپ عربی، فارسی اور پشتو، انگریزی کے ممتاز عالم تھے اور آپ کو 1982ء میں حکومت صوبہ سرحد نے ایک جامع پشتو لغت مرتب کرنے کے منصوبے کا سربراہ منتخب کیا۔ آپ نے ابتداء میں (1982ء۔1991ء) اس منصوبے میں ڈائریکٹر کے طور پر اور پھر 1991ء کے بعد بطور مشیر خدمات انجام دیں۔آپ کے علم و فضل، محنت و مستقل مزاجی اور انتہائی کوششوں سے کی بدولت 1994ء میں ’’دریاب‘‘ اشاعت پذیر ہوئی۔یہ پہلی ایک لسانی (پشتو سے پشتو) جامع لغت ہے جس سے زبان کے رسم الخط اور الفاظ کے تلفظ کی معیار بندی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ یہ لغت صوتیات، الفاظ، ان کی اشتقاقیات، جامع معنی اور مترادفات، پودوں اور درختوں کے نباتاتی اور جانوروں کے حیواناتی ناموں جیسی بہت سی امتیازی خصوصیات کی حامل ہے۔1996ء میں ادب (تالیفِ لغت) کے شعبے میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے قلندر مومند کو ’’ستارہ امتیاز‘‘ کا اعزاز عطا کیا۔

آپ نے ایک طویل عرصے تک پشاور سے شائع ہونے والے اخبارات روزنامہ مشرق اور روزنامہ آج میں مستقل کالم نگاری کی۔آپ کے افسانوں کے تراجم دنیا کی متعدد زبانوں میں ہوچکے ہیں حال ہی میں پشاور یونیورسٹی میں آپ کی حیات و خدمات پر پی ایچ ڈی کا ایک مقالہ بھی لکھا گیا ہے۔(جالاوان مومند)۔

آپ ایک لمبا عرصہ درس و تدریس سے منسلک رہے۔گورنمنٹ کالج پشاور، گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں بطور استاد خدمات انجام دینے کے بعد گومل یونیورسٹی کے شعبہ انگریزی سے وابستہ ہوگئے اور لاء کے شعبہ کے انچارج بھی رہے۔ہم عصر ادیبوں نے قلندر مومند کی خدمات کے اعتراف میں ان کو بیسویں صدی کا ’’بایزید‘‘ کا خطاب دیا ہے۔آپ درجن بھر کتب کے مصنف تھے۔آپ مخلص احمدی اور خلافت کے فدائی تھے۔آپ 4 فروری 2003ء کو پشاور میں فوت ہوئے۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب معلم وقف جدید غازی اندرون ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت غازی اندرون ضلع شیخوپورہ کے ایک طفل نوید احمد ابن مکرم ناصر احمد صاحب نے بعمر 10 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ اس کی تقریب آمین مورخہ 9/اپریل 2014ء کو بعد نماز مغرب بیت الذکر غازی اندرون میں منعقد ہوئی۔ مکرم خالد احمد بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچے سے قرآن کریم کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے، روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے والا، اس کی تعلیمات پرعمل کرنے والا اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

ریفریشر کورس سائقین

(مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ)

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب منتظم تجنید مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 2 تا 23/اپریل 2014ء بلاک وار سائقین کی میٹنگ کی گئیں۔ یہ پروگرام ہر بلاک میں کرنے کی توفیق ملی۔ ہر بلاک کے جس حلقے میں میٹنگ ہوئی اس حلقہ کے انصار بھی شامل ہوئے۔

ان پروگرامز میں تلاوت اور عہد کے بعد سائقین کی ذمہ داریاں، عملی اصلاح، ایم ٹی اے اور مطالعہ کتب کے متعلق تلقین کی گئی۔ ہر پروگرام ایک گھنٹہ پر مبنی تھا۔ 67 محلّہ جات میں سے 66 اور 500 سائقین میں سے 333 حاضر تھے۔

مجلس انصاراللہ مقامی نے ہر گھر میں حضرت مسیح موعود کی کتب پر مشتمل روحانی خزائن پہنچانے کا عزم کیا ہے۔ اس غرض کیلئے ان اجلاسات سے بھی فائدہ اٹھایا گیا اور خدا کے فضل سے روحانی خزائن کے 51 سیٹ اور ملفوظات کے 42 سیٹ 3 لاکھ 50 ہزار روپے میں فروخت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ریفریشر کورس

نائب ناظمین اصلاح وارشاد اضلاع وعلاقہ

قیادت اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت نائب ناظمین علاقہ و اضلاع کا ریفریشر کورس 4,3 مئی 2014ء کو ایوان ناصر میں منعقد ہوا اس میں پنجاب، خیبر پختون خواہ اور آزاد کشمیر کے ضلعی اور علاقائی عہدیداران نیز ربوہ کی کمیٹی اصلاح وارشاد اور محلوں کے نائب زعماء اصلاح وارشاد نے شرکت کی۔ کل حاضری اللہ کے فضل سے 140 رہی۔ اس تقریب میں صدر مجلس اور نائب صدر اول کے علاوہ بزرگان سلسلہ نے خطاب کیا۔ دعوت الی اللہ کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ تنظیمی ہدایات دی گئیں۔ تمام مدعووین کو لٹریچر اور حوالہ جات کے سیٹ دیئے گئے اور ان کے استعمال کا طریق سکھایا گیا۔ محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے مجلس سوال وجواب میں شرکت فرمائی۔ حاضرین کے علاوہ مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نگران متخصصین اور مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی نے دعوت الی اللہ کے واقعات سنائے۔ مکرم مشہود احمد صاحب قائد تجنید نے جدید ایجادات سے فائدہ اٹھانے کے گر عملی طور پر سکھائے۔ نماز تہجد اور درس وغیرہ کے علاوہ بہشتی مقبرہ میں خصوصیت کے ساتھ مرحوم بزرگ داعیان الی اللہ کا تعارف کروایا گیا۔ 3 مئی کو بعد نماز مغرب سے شروع ہوکر یہ پروگرام 4 مئی کی دوپہر کو اختتام پذیر ہوا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(مرسلہ: قائد اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان)

ولادت

مکرم عزیز سنوری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ وردہ عزیز صاحبہ زوجہ مکرم غلام احمد خان صاحب مقیم امریکہ کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 23 مارچ 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیز نومولود کا نام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شایان احمد خان عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم غلام مرتضٰی خان صاحب مقیم امریکہ کا پوتا، مکرم صوبیدار غلام رسول خان صاحب اور ننھیال کی طرف سے حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

فٹ بال ٹورنامنٹ

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

مکرم طاہر احمد شمس صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو مجلس صحت کے تعاون سے آل ربوہ حلقہ وائز فٹ بال ٹورنامنٹ مورخہ 15 مارچ تا 4 مئی 2014ء منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ اس ٹورنامنٹ میں پہلے کوالیفائی راؤنڈ کروایا گیا جس میں 70 حلقہ جات کی ٹیمز نے شرکت کی ہر بلاک میں سے جیتنے والی ٹیم نے دوسرے راؤنڈ کے لئے کوالیفائی کیا۔ کوالیفائی کرنے والی 16 ٹیمز کو 4 پولز میں تقسیم کیا گیا جن کے مابین فائنل سمیت کل 31 میچز کھیلے گئے۔ فائنل میچ مورخہ 4 مئی 2014ء کو دارالنصر وسطی اور کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ کی ٹیموں کے مابین کھیلا گیا۔ جسے ایک دلچسپ مقابلے کے بعد کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ کی ٹیم نے جیت لیا۔ اس ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ تھے۔ تلاوت کے بعد مکرم نیر عمران صاحب ناظم صحت جسمانی ربوہ نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی۔ بعدہ محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

گھر گھر رابطہ پروگرام

(مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ)

مکرم ظفر احمد ظفر صاحب منتظم تربیت مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 28/اپریل 2014ء کو ناصر بلاک میں گھر گھر رابطہ پروگرام کیلئے 31 وفود تشکیل دیئے گئے۔ 62 منتظمین وممبران مجالس عاملہ حلقہ جات نے شرکت کرکے 450 گھرانوں میں رابطہ کیا اور نماز باجماعت و نماز جمعہ کی پابندی، خطبہ جمعہ حضور انور کے سننے، ایم ٹی اے سے استفادہ، تلاوت قرآن کریم میں باقاعدگی اور نظام وصیت میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کردیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کررہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہوسکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہوسکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0092 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

26 مئی 2014ء

12:30 am جمہوریت سے انتہا پسندی تک
1:35 am Roots to Branches
2:00 am بیوت الذکر کی تعمیر نو
2:45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2014ء
4:00 am سوال و جواب
5:10 am عالمی خبریں
5:30 am تلاوت قرآن کریم
5:50 am یسرنا القرآن
6:10 am گلشن وقف نو
6:55 am Roots to Branches
7:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2014ء
8:45 am ریئل ٹاک
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am الترتیل
12:05 pm حضور انور کے اعزاز میں سڈنی میں استقبالیہ تقریب 18 اکتوبر 2013ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm فرنچ پروگرام 4 مئی 1998ء
3:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2014ء (بنگلہ ترجمہ)
4:05 pm ملیالم سروس
4:35 pm مسلم سائنسدان
5:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:30 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اگست 2008ء
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm ملیالم سروس
8:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm راہ ھدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:05 pm عالمی خبریں
11:25 pm حضور انور کے اعزاز میں سڈنی میں استقبالیہ تقریب

27 مئی 2014ء

12:30 am ریئل ٹاک
1:30 am راہ ھدیٰ
3:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اگست 2008ء
4:05 am ملیالم سروس
4:35 am سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:45 am الترتیل
6:25 am حضور انور کے اعزاز میں سڈنی میں استقبالیہ تقریب
7:30 am کڈز ٹائم
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اگست 2008ء
8:55 am مسلم سائنسدان
9:10 am کوئیز۔ خلافت جوبلی
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm گلشن وقف نو
1:00 pm آؤ کہانی سنیں!
1:30 pm آسٹریلین سروس
1:55 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2014ء
5:05 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:00 pm سپینش سروس
8:30 pm میدان عمل کی کہانی
9:15 pm گفتگو
10:00 pm آؤ کہانی سنیں!
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:35 pm گلشن وقف نو

28 مئی 2014ء

12:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2014ء
1:30 am آسٹریلین سروس
2:00 am جمہوریت سے انتہا پسندی تک
3:00 am آؤ کہانی سنیں!
3:20 am گفتگو
4:00 am سوال و جواب
5:05 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:30 am گلشن وقف نو
7:15 am میدان عمل کی کہانی
8:00 am آسٹریلین سروس
8:30 am گفتگو
9:20 am آؤ کہانی سنیں!
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am الترتیل
11:50 am جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
1:15 pm ریئل ٹاک
2:15 pm سوال و جواب
3:20 pm انڈونیشین سروس
4:20 pm سواحیلی سروس
5:25 pm تلاوت قرآن کریم
5:35 pm الترتیل
6:10 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اگست 2008ء
7:05 pm بنگلہ پروگرام
8:10 pm دینی و فقہی مسائل
8:50 pm کڈز ٹائم
9:25 pm فیتھ میٹرز
10:30 pm الترتیل
11:05 pm عالمی خبریں
11:25 pm جلسہ سالانہ یوکے

29 مئی 2014ء

12:50 am ریئل ٹاک
1:50 am دینی و فقہی مسائل
2:30 am کڈز ٹائم
3:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اگست 2008ء
4:00 am انتخاب سخن
5:05 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم اور درس
6:00 am الترتیل
6:30 am جلسہ سالانہ یوکے
8:00 am دینی و فقہی مسائل
8:50 am فیتھ میٹرز
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm پیس کانفرنس 2007ء
12:40 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:50 pm ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:10 pm پشتو مذاکرہ
4:55 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2014ء (بنگلہ ترجمہ)
7:00 pm Shotter Shondhane
9:05 pm فارسی پروگرام
9:30 pm ترجمۃ القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm پیس کانفرنس

مکان برائے کرایہ
دارالنصرت نزد فیکٹری ایریا سلام ربوہ میں ایک مکان برقبہ 10 مرلہ کرایہ پر دینا مقصود ہے۔ پانی اور بجلی کی سہولت موجود ہے۔ سوئی گیس نہ ہے۔ چھوٹی فیملی کو ترجیح دی جائے گی۔
رابطہ: 0334-6383121

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب 14 مئی

طلوع فجر	3:39
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:00

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14 مئی 2014ء

4:00 am سوال و جواب
6:20 am طلباء کی حضور انور سے ملاقات
9:55 am لقاء مع العرب
11:45 am جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
2:10 pm سوال و جواب
6:15 pm خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2008ء
8:15 pm دینی و فقہی مسائل
11:20 pm جلسہ سالانہ یوکے

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10